

بیٹھا ہے جو کہ سایہ دیوارِ یار میں
فرماں رواے کشورِ ہندوستان ہے
ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہوں کہ دارع، جگر کا نشان ہے
ہے بارے اعتماد و فاداری اس قدر
غالب! ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہربان ہے

ہی نہیں، غلو معلوم ہوتا
ہے، لیکن نفسیات کے
نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے
تو اس کا نقشہ بالکل مختلف
نظر آئے گا۔ ہر انسان
کے لیے دنیا کی وسعت
محض محبت اور ہمدردی
کے نقطہ نگاہ سے ہے
جہاں تک ہمدردی اور

محبت کا سلسلہ چلا جائے گا، دنیا وسیع ہوتی چلی جائے گی۔ مگر جو لوگ مظلوم
اور ستم زدہ ہیں، انہیں کسی سے محبت اور ہمدردی کی توقع کیا ہو سکتی ہے؟
ظلم و ستم کی مزا دانی کے ساتھ ان کی دنیا تنگ ہوتی جاتی ہے، یہاں تک
کہ یہ کہنا بھی بے جا نہیں، ان کی دنیا کا آسمان چیونٹی کے انڈے کی حیثیت
رکھتا ہے۔

۲۔ شرح : بخوری مرحوم اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں :
" مادہ خود بیجان اور جامد ہے۔ جو چیز مادے کو تحریک و جنبش
میں لاتی ہے، وہ حرکت ہے، مگر حرکت خود اپنی ذات سے
آفرینش کی قدرت نہیں رکھتی، جب تک کہ معین نہ ہو۔ اگر
حرکت میں قاعدہ نہ ہوتا، دنیا عالم فساد سے عالم کون میں نہ
آسکتی۔ بس علت العلل وہ ذات یا طاقت ہے، جو حرکت
کے پس پشت حرکت کو تعین دیتی ہے۔"

کائنات میں جو حرکت نظر آتی ہے، اسے مالکِ کل! وہ تیرے ذوقِ شوق
کی وجہ سے ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ذرہ خود کوئی حیثیت نہیں رکھتا،